تذکرہ مشائخ سلسلہ

فیض
سلیمانی
ابراہیمی

بفیضان نظر: پیر طریقت، رہبر شریعت، ہمراز حقیقت، خلیفہ مجاز حضور فخر السالکین
حضرت شاہ محمد ابراہیم رضا سلیمانی قادری چشتی ابو العلائی منعمی مدظلہ جہانگیری شکوری قاتلی رحمانی شیری

سرتاج آگرہ
بانی سلسلہ ابو العلائیہ

حضرت سیدنا شاہ امیر ابو العلاء نقشبندی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال: 9 صفر المظفر 1061ھ

مزار مقدس: آگرہ، اکبر آباد، اتر پردیش، ہندوستان

مرتب: مولانا رضا المصطفیٰ بن محمد جمیل رضا سلیمانی

Faiz -e- Sulaimani Ibrahimi razaulmustafa1025@gmail.com

سرتاج آگرہ بانی سلسلہ ابو العلائیہ

حضرت سیدنا شاہ امیر ابو العلاء نقشبندی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال: 9 صفر المظفر 1061ھ

مزار مقدس: آگرہ، اکبر آباد، اتر پردیش، ہندوستان

مرتب: مولانا رضا المصطفیٰ بن محمد جمیل رضا سلیمانی

حضرت سیدنا امیر ابو العلاء چشتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ دسویں صدی کے وہ عظیم المرتبت روحانی شخصیت ہیں جنکی کاوشوں سے سلسلہ نقشبندیہ کو ہندوستان میں فروغ ہوا، جیساکہ شیخ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف **الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ** کے صفحہ ۲۷ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ :یوں تو سلسلہ نقشبندیہ کی کئی شاخیں ہیں مگر ہندوستان میں یہ سلسلہ دو ذریعوں سے پھیلا ایک خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے سے اور دوسرا امیر ابو العلاء رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے۔

اول الذکر حضرت خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ (و 971ھ، م 1012ھ)، سلسلہ نقشبندیہ کے جلیل القدر بزرگ اور حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (و 971ھ، م 1034ھ) کے پیرومرشد ہیں، جبکہ ثانی الذکر حضرت سیدنا امیر ابو العلاء رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ ابو العلائیہ نقشبندیہ کے بانی ہیں۔

ولادت و سکونت: آپ کے جدِ امجد حضرت امیر عبد السلامؒ سمرقند کے باشندے تھے۔ آپ نے اپنا وطن چھوڑ کر بغرضِ حج، بیت اللہ ہندوستان تشریف لائے۔ ۹۹۰ھ میں قصبہ متبرکہ نارلیہ (نریلہ) میں جو شاہجہاں آباد سے قریب اور جانبِ لاہور بہ فاصلہ ایک منزل ہے آپ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ یہ زمانہ شہنشاہ اکبرِ اعظم کا تھا۔

نام و نسب: آپ کا اسم مبارک ابو العلاء ہے اور لقب سیدنا ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک لقب سرتاجِ آگرہ بھی ہے، شاعری میں ایک روایت کے مطابق آپ کا تخلص انسان تھا۔ سیدنا شاہ امیر ابو العلاء اپنے والد کی طرف سے 'حسینی سید' اور والدہ کی طرف سے 'احراری خواجہ' ہیں، آپ کے مادری اور پدری اجداد (چاہے وہ ماوراء النہر کے ہوں یا دہلی کے) سب کے سب علم و فضل میں کامل، عالی مقام اور ایک سے بڑھ کر ایک بزرگ تھے۔ (مخزن تصوف)

حلیہ مبارک: آپ کا قد میانہ تھا۔ رنگ سرخ و سفید۔ آنکھیں بڑی بڑی سیلی تھیں۔ آواز نرم تھی اور نہایت خوش الحان تھے۔ جمال باکمال عدیم المثال تھا۔ جو کوئی آپ کو دیکھتا دیوانہ ہو جاتا۔

پرورش و تعلیم: جب آپ کے والد حضرت ابو الوفاؒ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کم سن تھے۔ آپ کے نانا حضرت خواجہ فیضیؒ نے آپ کو اپنی آغوشِ محبت میں پرورش کیا۔ اور آپ کی تعلیم و تربیت کا اہتمام فرمایا۔ چونکہ حضرت سیدنا مادر زاد ولی تھے تھوڑے ہی عرصہ میں جملہ علوم و فنون میں وحید العصر اور فرید الدہر ہو گئے۔ آپ نہایت خوش تقریر و شیریں بیان تھے۔ فصاحت و بلاغت میں یکتائے زمانہ تھے۔ (تذکرۃ الاولیاء ابو العلائیہ)

فیض سلیمانی ابراہیمی

حضرت سیدنا شاہ امیر ابو العلاء نقشبندی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

سرتاج آگرہ بانی سلسلہ ابو العلائیہ

تاریخ وصال: 9 صفر المظفر 1061ھ

مزار مقدس: آگرہ، اکبر آباد، اتر پردیش، ہندوستان

مرتب: مولانا رضا المصطفیٰ بن محمد جمیل رضا سلیمانی

عہدہِ نظامت پر تقرری: حضرت سیدنا ابو العلاء رحمۃ اللہ علیہ کے نانا خواجہ فیضی ایک فوجی مہم کے دوران شہید ہو گئے۔ راجہ مان سنگھ ان کا بہت بڑا عقیدت مند تھا، اس لیے وہ اس صدمے سے شدید پریشان اور سکتے میں آگیا، چونکہ خواجہ فیضی کی کوئی نرینہ اولاد (بیٹا) نہیں تھی، اس لیے خاندانی تعلق، قابلیت اور لیاقت کے لحاظ سے ان کے عہدے کے اصل حقدار حضرت شاہ امیر ابو العلیٰ ہی تھے۔ راجہ مان سنگھ بھی حضرت کے حسن و اخلاق کا گرویدہ تھا۔ چنانچہ اس نے فوراً حضرت کو ان کے نانا کی جگہ بنگال (بردوان) کا نیا ناظم (گورنر) مقرر کر دیا اور بادشاہ سے ان کے لیے "سہ ہزاری" (3000 کا منصب اور سوار) کی منظوری کا سرکاری پروانہ حاصل کر لیا۔ (اسرار ابو العلاء)

ترکِ نظامت کا سبب: یہ تمام ظاہری عہدے اور عزت دراصل حکمتِ الٰہی کا حصہ تھے تاکہ حضرت کو تمام دنیاوی مناصب کا تجربہ ہو جائے۔ پھر انہی دنوں حضرت نے ایک سچا اور مبارک خواب دیکھا، جس کے بعد ان کا دل دنیاوی تعلقات سے اچانک اچاٹ ہو گیا اور ان کا میلانِ طبع فقر اور درویشی کی طرف ہو گیا۔

پہلا خواب: حضرت نے خود اپنے زبانِ مبارک سے بیان فرمایا کہ انہوں نے خواب میں تین بزرگوں کو دیکھا جنھوں نے ان سے فرمایا: "اے سید ابو العلیٰ! یہ دنیاوی شان و شوکت اور حکمرانی کا طریقہ تم نے کیا اپنا رکھا ہے؟ اسے ختم کرو، چھوڑو اور ہماری طرح درویشی و فقر کا راستہ اختیار کرو، اگر فکر معیشت ہے تو اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ (اللہ روشن کرنے والا ہے۔ آسمانوں زمینوں کو) اسکو سمجھو۔ کوئی خطرہ یا اندیشہ دل میں نہ لاؤ۔ اسکے بعد بزرگوں نے ان کے بال کاٹے، کفنی اور عمامہ پہنایا، حضرت شاہ امیر ابو العلیٰ بیدار ہوئے تو ان کا دل دنیا سے بالکل اچاٹ ہو چکا تھا۔ انہوں نے فوراً حجام کو بلا کر سر کے بال ترشوائے اور درویشانہ لباس پہن لیا۔

دوسرا خواب: فوجی مہم سے بردوان واپسی کے بعد حضرت نے رات کو دوسرا خواب دیکھا۔ وہی تینوں بزرگ پھر تشریف لائے لیکن اس بار ان کے ساتھ ایک چوتھی ہستی بھی تھی جن کا چہرہ مبارک سورج اور چاند سے بھی زیادہ روشن اور منور تھا۔ تمام بزرگوں نے پھر فرمایا: "اے فرزند! اپنے آباؤ اجداد کا درویشانہ طریقہ اختیار کرو۔"

ان تمام خوابوں کی بشارت کے بعد حضرت شاہ امیر ابو العلیٰ کا دل دنیاوی عہدوں اور امارت سے مکمل طور پر آزاد ہو گیا اور انہوں نے فقر و درویشی کے اعلیٰ مقام کا قصد فرما لیا۔

جب حضرت شاہ امیر ابو العلیٰ نے درویشی اپنانے اور نظامت (گورنری) چھوڑنے کا پکا ارادہ کر لیا، تو اسی دوران اکبر بادشاہ کا انتقال ہو گیا اور اس کا بیٹا جہانگیر تخت نشین ہوا۔ جہانگیر نے آتے ہی پہلا حکم جاری کیا کہ تمام صوبوں کے امراء اور ناظمین دربار میں پیش ہوں تاکہ ان کی لیاقت کا امتحان لیا جا سکے۔ اس حکم کے

سرتاج آگرہ
بانی سلسلہ ابو العلائیہ

حضرت سیدنا شاہ امیر ابو العلاء نقشبندی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال: 9 صفر المظفر 1061ھ
مزار مقدس: آگرہ، اکبر آباد، اتر پردیش، ہندوستان

مرتب: مولانا رضاالمصطفیٰ بن محمد جمیل رضا سلیمانی

ملتے ہی حضرت نے راجہ مان سنگھ سے رخصت لی (راجہ نے انہیں رنج و غم کے ساتھ رخصت کیا) اور وہ اپنے لشکر اور سامان کے ساتھ اکبر آباد (آگرہ) کے لیے روانہ ہو گئے۔

شراب کا جام اور حضرت سیدنا کا انکار: جب حضرت شاہ امیر ابو العلاء آگرہ پہنچے۔ جہانگیر بادشاہ آپ کی خوبصورتی، سن و سال، سنجیدگی اور اعلیٰ قابلیت سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے آپ کو اپنا مقربِ خاص بنا لیا اور بغیر کسی روک ٹوک کے اپنے پاس آنے جانے کی اجازت دی۔ ایک رات دیوانِ خاص کے صحن میں بادشاہ نے روشنی کروا کر ایک لیمو ہوا میں معلق کیا اور اپنے درباریوں اور امراء کو اس پر نشانہ لگانے کا حکم دیا۔ سب کے تیر خطا ہو گئے۔ بادشاہ کے بلانے پر حضرت تشریف لائے اور تیر اندازی کی۔ پہلا تیر خالی گیا، مگر دوسرے ہی تیر میں انہوں نے معلق لیمو کو اڑا دیا۔ اس بہترین نشانے اور مہارت پر سب نے تعریف کی اور بادشاہ بے حد خوش ہوا۔

خوشی کے عالم میں جہانگیر نے ساقی سے شراب کا جام لیا اور حضرت کی طرف بڑھایا۔ حضرت نے شاہی ادب کا لحاظ رکھتے ہوئے جام تو تھام لیا، لیکن فوراً اسے نیچے گرا دیا اور گلاس واپس کر دیا۔ بادشاہ نے دوبارہ جام دیا، حضرت نے پھر وہی کیا۔ شراب کے نشے اور بددماغی کی وجہ سے جہانگیر کو سخت ناگوار گزرا اور اس نے غصے میں کہا: "یہ بے نیازی اور لاپروائی کیوں؟ کیا تمہیں بادشاہ کے غضب سے ڈر نہیں لگتا؟

جہانگیر کی اس گفتگو سے حضور کو جلال آ گیا (چونکہ تعمیل یوں ہی ہونی تھی) آپ نے فرمایا: "ہاں! غضبِ سلطانی سے نہیں ڈرتا۔ قہرِ ربانی سے ڈرتا ہوں"۔

اس کے ساتھ ہی آپ کے کندھوں سے غیب کے دو خونخوار شیر نمودار ہوئے اور بادشاہ کی طرف غرائے۔ درباری ہیبت سے کانپنے لگے اور جہانگیر ڈر کے مارے گرتا پڑتا پیچھے ہٹ گیا۔ حضرت نے شیروں پر ہاتھ پھیرا، وہ غائب ہو گئے اور حضرت رب کی یاد میں مست و بے نیاز ہو کر اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔ اگلے دن جب جہانگیر کے ہوش ٹھکانے آئے تو اس نے میر عبدالحیٔ کو بھیجا کہ نواب ابو العلاء کو ہر قیمت پر منا کر واپس لاؤ، منصب یا تنخواہ کی جو شرط رکھیں منظور ہے۔ لیکن حضرت نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے دربار واپس جانے سے صاف انکار کر دیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا خواب میں حکم: اسی رات مراقبے میں حضرت کے جدِ امجد حضرت علی بن ابی طالب نے مثال کے طور پر جلوہ گر ہو کر فرمایا: "اے فرزند! تمہاری روحانی کامیابی اور رہنمائی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے آستانے سے مقدر ہے۔ اب تاخیر نہ کرو، اٹھو اور اجمیر شریف جاؤ۔

فیض سلیمانی ابراھیمی

سرتاج آگرہ بانی سلسلہ ابوالعلائیہ

حضرت سیدنا شاہ امیر ابوالعلاء نقشبندی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال: 9 صفر المظفر 1061ھ

مزار مقدس: آگرہ، اکبرآباد، اترپردیش، ہندوستان

مرتب: مولانا رضا المصطفیٰ بن محمد جمیل رضا سلیمانی

حضرت سیدنا فخر العارفین خواجہ مخدوم عبدالحی قدس اللہ سرہ العزیز کی سوانح پاک کے حالات "سیرت فخر العارفین" میں صفحہ نمبر ۶۱ پر یہ مضمون ''حضرت سیدنا میر ابوالعلا اور اجمیر شریف'' مرقوم ہے کہ، سلسلہ ابوالعلائیہ کے سلطان الطریقت حضرت سیدنا میر ابوالعلی قدس سرہ کے تذکرہ میں آپ نے فرمایا حضرت سیدنا میر ابوالعلیٰ پر ایک ایسا وقت آیا کہ بہت اضطراب و بیقراری کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ اور اس وجہ سے آپ (بارگاہ غریب نواز) اجمیر شریف لائے اور گذارش کی کہ ہمارے جدامجد (حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعمت لئے ہوئے آپ آرام فرماتے ہیں اس میں ہمیں بھی کچھ ملے گا؟ جب دیر گذر گئی اور کچھ امید نہ معلوم ہوئی تو آپ واپس ہوئے۔ ابھی راستہ ہی میں تھے کہ جناب سیدنا کی روح کو ادراک ہوا اور آپ سمجھے کہ طلبی ہوئی پس آپ لوٹے اور مزار شریف پر تشریف لے آئے (اب زیارت ہوئی اور) حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''آپ کے دینے کے لئے حضرت رسول کریم ﷺ کی ایک امانت ہے (جس کی وجہ سے خود ہمیں آپ کا انتظار تھا) اور حضرت خواجہ بزرگ نے آپ کو غیبی توجہ دی (ایک چیز تھی انڈے کے برابر اور موتی کی مانند (نورانی) چمکتی ہوئی) عطا فرمائی۔

بیعت اور نکاح: جب حضرت نے خواجہ صاحب سے بیعت کی درخواست کی، تو خواجہ صاحب نے فرمایا: "ابھی تمہارے چچا حضرت امیر عبداللہ زادہ زندہ ہیں اور وہ اپنے وقت کے قطب ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے مجھ سے بیعت کی ضرورت نہیں۔ تم آگرہ جا کر انہی سے بیعت کرو اور انہی کی صاحبزادی سے اپنا نکاح (مناکحت) کرو۔ (اسرار ابوالعلاء)

حضرت شاہ امیر ابوالعلیٰ خواجہ صاحب کا حکم مان کر خوشی خوشی آگرہ پہنچے۔ وہاں معلوم ہوا کہ ان کے چچا امیر عبداللہ ابھی برہانپور میں ملازم ہیں اور آگرہ نہیں آئے، حضرت شہر واپس آئے۔ جب چچا آگرہ پہنچے تو پورے شہر میں خوشی اور دھوم دھام کا ماحول بن گیا۔ حضرت شاہ امیر ابوالعلیٰ فوراً چچا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ادب بجا لائے، لیکن چچا کی جلال اور شانِ جبروت کی وجہ سے بیعت کی بات کرنے کی ہمت نہ ہو سکی، آخر کار خواجہ قاسم نے آگے بڑھ کر حضرت امیر عبداللہ کے سامنے حضرت شاہ امیر ابوالعلیٰ کی دلی خواہش (بیعت کا مقصد) پیش کی اور التجا کی۔ چچا نے فوراً حضرت کو اپنے سلسلے میں بیعت فرما لیا اور بیعت کے بعد اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر حضرت کو پہنائی۔

حضرت شاہ امیر ابوالعلیٰ فرماتے ہیں کہ بیعت ہوتے ہی مجھے ایسا لگا جیسے کتنا ہی بڑا بوجھ میرے کندھوں سے اتر گیا ہو اور میری روحانی منازل آسانی سے طے ہونے لگی ہیں۔ اس کے بعد چچا امیر عبداللہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح حضرت سے کر دیا، اور انہیں خلافت، خرقہ، شجرۂ طریقت اور تمام اجازتیں عطا کر دیں۔

فیض سلیمانی ابراھیمی

سرتاجِ آگرہ بانی سلسلہ ابو العلائیہ

حضرت سیدنا شاہ امیر ابو العلاء نقشبندی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال: 9 صفر المظفر 1061ھ

مزار مقدس: آگرہ، اکبر آباد، اتر پردیش، ہندوستان

مرتب: مولانا رضا المصطفیٰ بن محمد جمیل رضا سلیمانی

سماع کی اجازت: سلسلہ نقشبندیہ میں اگرچہ سماع نہیں مگر سیدنا ابو العلاء سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو آپکے چچا و پیر و مرشد نے اجازت عطا فرمائی بشرط فرصت اشتغال واذکار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا بھی شغل رکھنا۔

جانشینی کا اعلان: حضرت سید امیر عبد اللہ، وہ اپنے دور کے بہت بڑے بزرگ اور صاحب مقام شخصیت تھے، لیکن وہ اپنی نیکی اور روحانی مقام کا دکھاوا بالکل نہیں کرتے تھے، بلکہ اسے چھپاتے تھے۔ ظاہری طور پر وہ ایک سرکاری/شاہی ملازم کے طور پر کام کرتے تھے، لیکن باطن میں خدا کی عبادت اور راز میں مصروف رہتے تھے۔ وہ پوری پوری رات جاگ کر اللہ کے ذکر میں گزار دیتے تھے۔

انتقال سے قبل جب امام مسجد نے آپ سے آگے سجادہ نشین (جانشین) کے بارے میں پوچھا، تو اشارہ ملا کہ 'شاہ امیر ابو العلا' ہی اس کے حقدار ہیں۔ حضرت امیر نے اپنے انتقال سے پہلے تمام روحانی امانتیں اور مسند اپنے جانشین سید نا شاہ امیر ابو العلا کے سپرد کر دیں۔ جب شاہ امیر ابو العلا مسندِ ہدایت پر بیٹھے تو انہوں نے اکبر آباد (آگرہ) شہر سمیت دور دور تک لوگوں میں فیض اور روحانیت پھیلائی۔ ہزاروں میل دور سے لوگ اپنے دکھ، بیماریاں اور پریشانیاں لے کر روتے ہوئے آتے تھے، اور آپ کی دعاؤں اور کرم سے خوش و خرم اور مسکراتے ہوئے واپس جاتے تھے۔

مجمع البحرین: واضح رہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مبارک دل میں دو سمندروں کا فیض جاری تھا۔

پہلی نسبت: باطنی فیض اور انوار کا سمندر تھا جو انہوں نے اپنے نانا، خیر التابعین حضرت محمد بن قاسم سے حاصل کیا، اور اس کو نسبتِ صدیقیہ کہتے ہیں۔

دوسری نسبت: وہ تمام حقائق، مرتبے، چھپی ہوئی ولایت کے راز، اور ربانی رمزوں سے واقفیت تھی جو انہوں نے وراثت اور بیعت کے بعد اپنے والدِ ماجد حضرت امام باقر علیہ السلام سے حاصل کی، اور یہ نسبتِ مرتضوئیہ کہلاتی ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو "مجمع البحرین" (دو سمندروں کے ملنے کی جگہ) کہا جاتا ہے۔ ہمارے حضرت سیدنا کے مبارک دل سے بھی یہ دونوں دریا—یعنی نسبتِ صدیقیہ اور نسبتِ مرتضوئیہ چشتیہ—جاری و ساری ہیں۔ حضور نے ہمارے بحسبِ باطن اور روحانیت حضرت شاہ ولایت شیرِ خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام سے فیض حاصل کیا۔ نیز اویسی تربیت کا فیض حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری قدس اللہ سرہ سے حاصل کیا۔ اور اپنے چچا، عارف باللہ حضرت امیر عبد اللہ قدس اللہ سرہ سے ارادت اور فیض پایا۔ (اسرار ابو العلاء)

سرتاج آگرہ بانی سلسلہ ابوالعلائیہ

حضرت سیدنا شاہ امیر ابوالعلاء نقشبندی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وصال: 9 صفر المظفر 1061ھ

مزار مقدس: آگرہ، اکبر آباد، اترپردیش، ہندوستان

مرتب: مولانا رضاالمصطفیٰ بن محمد جمیل رضا سلیمانی

حضور فخر العارفین شیخ الاسلام سیدنا شاہ عبد الحی چٹاگامی رحمۃ اللہ علیہ نے طریقہ مجمع البحرین کی تصریح اس طرح بیان فرمائی ہے کہ: حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سلسلے جاری ہوئے ایک امیر المومنین مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے اور وہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ ہے، دوسرا سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور وہ سلسلہ نقشبندیہ ہے، ہمارے آقائے نامدار حضرت میر سید ابو العلاء قدس سرہ اول سلسلہ نقشبندیہ میں تھے دوسرا سلسلہ چشتیہ آپ کو ''ولی ہند'' حضرت خواجہ بزرگ سے بطریق اویسیہ پہنچا چشتیہ شریف کے لحاظ سے آپ کا سلسلہ حضرت مولا مشکل کشا علی شیر خدا علیہ السلام پر منتہی ہوا۔ اور نقشبندیہ کے اعتبار سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچا، یہ دونوں سلسلے آپ کی ذات اقدس میں آکر مل گئے (اور آپ چشتیہ اور نقشبندیہ دونوں سلسلوں کے جامع اور) یوں مجمع البحرین ہوئے۔ سیرت فخر العارفین صفحہ نمبر ۶۲ یعنی جس طرح دو سمندروں کے سنگم کو مجمع البحرین کہتے ہیں اسی طرح دو سلسلوں کے ملنے سے اس سلسلے کو مجمع البحرین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جہاں دو دریاؤں کا اتصال ہوتا ہے اس جگہ پانی کا نہایت ہی زور اور جوش ہوتا ہے پس اس سلسلہ عالیہ میں زیادہ جوش اور خروش ہونے کا یہی سبب ہے۔

تصانیف: (۱)۔ رسالہ توحید۔ (۲) مکتوبات۔ (۳) دیوان۔ (۴) ارشادات۔

اقوال: بابا صوفی وہ نہیں ہے جو چلہ کشی اور خلوت نشینی اور ریاضت ومشقت کیا کرے بلکہ صوفی وہ ہے کہ آپ باقی نہ رہے۔

- انسان کو لازم ہے کہ صرف کمالاتِ علومِ ظاہری پر تکیہ نہ کرے کہ اس سے کام باطن کا نہیں چلتا ہے بلکہ وہ علم بھی حاصل کرنا چاہئے جو اپنے ساتھ جانے کے لائق ہو۔
- قبلِ بیعت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مجھ پر ایک بوجھ رکھا ہوا ہے بعدِ حصولِ بیعت پھر معلوم ہوا کہ وہ بار میرا کسی نے اٹھا لیا اور میں گویا کشتی میں بیٹھا ہوا بلا تردد وقدم فرسائی کے منزل طے کر رہا ہوں۔
- آپ اکثر فرماتے تھے کہ میرے سلسلہ کی نسبت مثلِ کشتی کے ہے اور صاحبِ نسبت مانند بیٹھنے والے کشتی کے کہ اس کو اپنا چلنا کچھ معلوم نہیں ہوتا جب کشتی گھاٹ کنارے پہنچ جاتی ہے تب وہ جانتا ہے کہ منزلِ مقصود کو پہنچ گیا۔

وصال و مزار مقدس: حضور سیدنا امیر ابوالعلاء رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ۹ صفر المظفر ۱۰۶۱ھ بروز سہ شنبہ بعدِ نمازِ فجر بعمر اکہتر سال (۷۱) آگرہ شریف میں ہوا، آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق انوار و تجلیات کا گنجینہ اور نہایت فیض بخش ہے، آپ کا سالانہ عرس مبارک ۷۔۸۔۹ صفر کو نہایت تزک واحتشام کے ساتھ ہوتا ہے لاکھوں مریدین معتقدین و مشائخ عظام بارگاہ مقدس میں حاضر ہو کر فلاح دارین سے مالامال ہوتے ہیں۔